193

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ تبلیغ ۱۳۴۲ ہش | ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ | ۲۴ فروری ۱۹۶۳ء | نمبر ۴۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ فروری بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات کو ۲ بجے کے بعد باوجود دوائی دینے کے نیند نہیں آئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت آخری عشرہ رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۳ فروری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے رمضان المبارک کے تعلق میں دعا کی اہمیت اور قبولیت کے موضوع پر روشنی ڈالی اور احباب کو آخری عشرہ رمضان کے بقیہ ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے اور اس طرح فیضانِ الٰہی سے اپنی جھولیاں بھرنے کی تلقین فرمائی۔

— چونکہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے لئے مقامی اور بیرونی احباب کی طرف سے بکثرت دعاؤں کی درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ اور ان کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی۔ اس لئے مکرم شمس صاحب نے ان سب دوستوں کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے خطبہ کے دوران بہت جامع الفاظ میں دعائیں کیں۔ ہزاروں احباب جو مسجد میں حاضر تھے ساتھ کے ساتھ آمین کہتے رہے۔

— ربوہ ۲۳ فروری۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو بندش پیشاب کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب موصوف کو جلد کامل طور پر صحت یاب فرمائے۔

ربوہ میں اوقاتِ سحر و افطار

تاریخ	انتہائے سحر	وقت افطار
۲۸ رمضان بروز ہفتہ	—	۶-۲
۲۹ " " اتوار	۵-۲۲	۶-۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا تعالیٰ کا

جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے

"اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا تعالیٰ دل کا اقرار چاہتا ہے پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایک گاؤں میں اگر ایک آدمی نیک ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے۔ لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کے لئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔

جیسے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ جب لوط کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا۔ کہا نہیں۔ آخر ایک تک بھی نہیں کرونگا۔ فرمایا لیکن جب بالکل حد ہی ہو جاتی ہے تو پھر لَا یَخَافُ عُقْبٰہَا خدا کی شان ہوتی ہے۔ پلیدوں کے عذاب پر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے کَانَ اَبُوْہُمَا صَالِحًا کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسےٰ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنا دو۔ اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا اور اس کی نیک بختی کی خدا تعالیٰ نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہوئے۔ غرض ایسا تو رحیم و کریم ہے لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بری طرح پکڑتا ہے وہ ایسا غیور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ دیکھو لوط کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا۔

اس وقت بھی دنیا کی حالت ایسی ہی ہوئی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لائی ہے تم بہت اچھے وقت آ گئے ہو۔ اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو بدلا لو۔ اپنے اعمال میں اگر کوئی انحراف دیکھو تو اسے دور کرو۔ تم ایسے ہو جاؤ کہ نہ مخلوق کا حق تم پر باقی رہے نہ خدا کا۔ یاد رکھو جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء)

اعلان تعطیل

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر عید الفطر مورخہ ۲۵ فروری کو ہوئی تو اس دن دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ اور اگر عید ۲۶ فروری کو ہوئی تو مورخہ ۲۶، ۲۷ فروری کو پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر الفضل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر فروری ۶۳ء

عید کا دن اسلامی ثقافت کا نمونہ ہے

ہر مسلمان کے گھر میں آج کل یہ شور سنائی دیتا ہے کہ "عید آرہی ہے"عید کی تیاری کے لئے ضروری سامان لباس اور خورد و نوش کی خریداری ہو رہی ہے دوکانیں گاہکوں سے بھری نظر آتی ہیں کہیں والدین اپنے بچوں کو ساتھ لئے جوتے خرید رہے ہیں کہیں درزی سے تقاضا ہو رہا ہے۔ کریانہ کی دوکانیں سویوں سے لدی ہیں۔ جو بھی چلتا پھرتا نظر آئے گا کچھ نہ کچھ اس کی بغل میں ضرور ہوگا۔

ایک مسلمان گھرانے کے لئے عید واقعی بڑی خوشی کا دن ہے۔ ماہ صیام اپنے آخری لمحوں پر آپہنچا ہے اور تصور ہی تصور میں عید کا چاند افق پر لہراتا ہوا دکھائی دینے لگا ہے۔ بچے تو بچے جوان اور بوڑھے بھی عید کی آمد کے منتظر ہیں۔ دن بار بار گنے جاتے ہیں۔ دو ہی دن تو بیچ میں ہیں چوتھے ضرور عید ہوگی۔ کوئی کہتا ہے کہ اس سال جوان عید ہوگی یعنی ماہ رمضان ۲۹ دن کا ہوگا۔ کوئی کہتا ہے مجھے تو یقین ہے کہ پورے تیس روزے ہوں گے۔ دن رات اٹھتے بیٹھتے۔ گھروں میں گلیوں کوچوں میں یہی تذکرے ہیں۔

واقعی ایک مسلمان کے لئے عید بڑی خوشی کا دن ہے۔ اسلام نے یہ دن اسی لئے مقرر کیا ہے کہ مسلمان دل کھول کر خوشی منائیں۔ رمضان کا مہینہ خیریت سے گذر گیا ہے۔ مومنوں نے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے روزے رکھے ہیں۔ تمام دن کھانے پینے اور ہر طرح کی بے اعتدالی سے پرہیز برتا ہے۔ کتنی خوشی کی بات ہے ایک مومن کے لئے اس سے بڑھ کر اور خوشی کی بات ہو بھی کیا سکتی ہے۔ روزوں کا مہینہ کتنی رونق سے گذرا ہے۔ صبح سحری کے لئے جگانے والوں کی دلکش آوازیں۔ تہجد کی نمازیں۔ سحری اور پھر نماز اور درس قرآن مجید پھر روزانہ کام کاج میں مصروفیت۔ شام کو افطاری کے مزے۔ پھر رات کی تراویح۔ رمضان واقعی ایک مومن کے لئے مقدس خوشیوں کی ایک غیر محدود جنت ہے۔

اسلام نے فقرا اور غرباء کو بھی عید کی خوشی سے محروم ہونے نہیں دیا حکم ہے کہ نماز عید سے پہلے پہلے ہر مرد آزاد غلام بچہ فطرانہ دے تاکہ وہ لوگ جو ناداری کی وجہ سے عید کے اخراجات پورے نہیں کرسکتے ان کو بھی اتنا مل جائے کہ ان کے گھروں میں بھی عید نظر آنے لگے۔

عید کی صبح کو بھی گھر اسی طرح بیدار ہو جاتے ہیں جس طرح رمضان کی صبحوں میں ہوتے رہے ہیں۔ سنت ہے کہ نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھا لینی چاہیے اس لئے ہمارے ہاں سویوں کا رواج ہے۔ تھوڑی بہت ہر ایک کھاتا ہے۔ اتنے میں سب نہا دھو کر لباس فاخرہ سے مزین ہو جاتے ہیں اور عید گاہ کی طرف تکبیریں پڑھتے ہوئے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اگر پہلے ادا نہیں کیا تو یہاں عید فنڈ بھی ادا کر دیتے ہیں۔ راستہ میں فقیروں اور محتاجوں کی ٹولیاں خیرات وصول کرتی ہیں۔ بچے جوان بوڑھے عید گاہ میں پہنچ کر قطاروں میں بیٹھ جاتے ہیں اور نماز کا انتظار کرنے لگتے ہیں۔ امام نماز پڑھا کر خطبہ پڑھتا ہے۔ اب سب فارغ ہیں۔ دوستوں سے گلے ملا جا رہا ہے۔ عید مبارک کی آواز ہر طرف سے آرہی ہے۔ سنت ہے کہ جس راستے سے آئے تھے اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ سے گھر جائیں گھروں گلی کوچوں میں مسرتوں کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ نئے نئے دکاندار ہر طرف نمودار ہو جاتے ہیں۔ بچے عیدی لے رہے ہیں۔ چیزیاں آرہی ہیں۔ کھانے پک رہے ہیں۔ دوست عزیز اکٹھے مل مل کر بیٹھے ہیں ہنستے کھیلتے ہیں۔

عید واقعی بڑی خوشی کا دن ہے۔ پاک اور مقدس خوشی کا دن۔ یہاں نہ بوتلوں کے کارک اڑتے ہیں اور نہ رقص و سرود کی محفلیں برپا ہوتی ہیں۔ یہ مومنوں کی خوشی کا دن ہے۔ یہ اسلامی ثقافت ہے۔ اسلامی تفریح۔

عہدیداران انصار اللہ سے گذارش

رپورٹ کارگذاری کی ترسیل میں تساہل نہ ہونے دیں

امسال قیادت عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پروگرام میں سب سے پہلی شق یہ ہے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ مرکز کو توقع ہے کہ اس حصہ پروگرام کی تعمیل میں عہدیداران انصار اللہ تساہل نہ ہونے دیں گے اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ کارگذاری کی رپورٹ صدر محترم مجلس انصار اللہ کی خدمت میں بھجواتے رہیں گے۔ بعض عہدیدار یہ سمجھ کر کہ چونکہ اس ماہ کوئی کام نہیں ہوا رپورٹ مرکز میں نہیں بھجواتے ایسے حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ صرف یہی لکھ کر رپورٹ مرکز میں بھجوا دیا کریں کہ اس ماہ کوئی کام نہیں ہوا اس طرح مرکز کو مجالس کی کارگذاری سے اطلاع رہے گی اور وہ مناسب ہدایات کے ذریعہ ان کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:-

خاکسار کے چچا حکیم محمد منیر صاحب ساکن چک ۳۳ ج ب ضلع لائل پور ایک عرصہ سے بعض عوارض سے بیمار ہیں اور بھی کئی پریشانیاں لاحق ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی صحت دے اور پریشانیاں دور فرمائے۔

(رفیق احمد ثاقب ربوہ)

جو آپ کا دیوانہ ہے فرزانہ ہی تو ہے

جو آپ سے بیگانہ ہے دیوانہ ہی تو ہے
جو آپ کا دیوانہ ہے فرزانہ ہی تو ہے
تلوار کا رہین ہے گر اسلام کا جمال
پھر کعبۃ اللہ کیا ہے صنم خانہ ہی تو ہے
ساغر میں بھی شراب نہیں خم بھی ہے تہی
ساقی تمہارے پاس بھی پیمانہ ہی تو ہے
ہے جس کے دل میں آگ اسے شمع سے غرض؟
یہ کرمکِ شب تاب بھی پروانہ ہی تو ہے
تنویر کر دیئے ہیں گریباں گلوں نے چاک
جوشِ جنوں بھی جلوۂ جانانہ ہی تو ہے

از مسٹر اے ایل کواپ

کلیسا سے مسجد تک

میں نے تحریک احمدیت میں کیوں شمولیت اختیار کی؟

ترجمہ از مکرم عبدالرشید صاحب غنی ایم اے ایسی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

احمدیہ مشن گھانا (مغربی افریقہ) کے انگریزی اخبار "دی افریقن کریسنٹ" میں ایک یورپین نومسلم احمدی مسٹر اے ایل کواپ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا اردو ترجمہ قارئین کے افادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میں نے تحریک احمدیت میں کیوں شمولیت اختیار کی؟ اسلام کی طرف سب سے پہلے مجھے اپنے مصر کے مختصر عرصہ قیام میں توجہ ہوئی۔ جو چیز میرے لئے سب سے زیادہ باعث کشش تھی۔ وہ ہر طبقہ کے مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں خلوص کا جذبہ تھا۔ میرے دل میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اتنا خلوص کیوں ہے۔ یہ کیوں ہے کہ ان میں سے قریباً ہر شخص اللہ تعالیٰ کا کھلم کھلا اقرار کرنے اور اس سے دعا مانگنے میں ذرا ہچکچاہٹ ظاہر نہیں کرتا۔ یہ لوگ مغربی ممالک والوں کی نسبت بدتر حالات میں رہتے ہوئے کیوں زیادہ خوش نظر آتے ہیں۔ کیا یہ سب کچھ گرم آب و ہوا کا اثر ہے؟ یا اس کی کوئی اور وجہ ہے؟

انگلستان واپسی پر یہ سوال اور خیالات بار بار میرے دماغ میں آتے رہے۔ میں نے لائبریری سے استفادہ کیا۔ مشرق پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کیا۔ جن میں مختلف طریقوں سے اسلامی عقائد پر رکیک حملے کئے گئے تھے لیکن اس کے باوجود ان کتب میں مسلمانوں کا اپنے عقیدہ کے لئے جذبہ اور ایثار کو تسلیم کیا گیا تھا۔ وہ عقیدہ جس نے عرب کے مسلمانوں کو جو بدترین صحرا نورد اور ناقابل شکست دشمن سمجھے جاتے تھے۔ انہیں دنیا کی نہایت ہی رحم دل اور مہمان نواز قوم بنا دیا۔

کئی سال کے بعد مجھے لندن میں مسلمانوں کی ایک جماعت کا علم ہوا اور میں نے مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم ایم اے امام مسجد لنڈن اور ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سے رابطہ قائم کیا۔ میں قریباً ایک سال تک احمدیہ مشن ہاؤس ملروز روڈ جاتا رہا۔ جہاں مجھے تحریک احمدیت پر کئی تقاریر سننے کا موقعہ ملا۔ دریں اثنا میں نے اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑی احتیاط سے غیر متعصبانہ رائے قائم کرنے کی کوشش کی۔ احمدی ہونے سے پہلے میں چرچ آف انگلینڈ کا رکن تھا اور میرا خاندان کئی نسلوں سے عیسائی چلا آ رہا تھا۔ میں نے اپنے مذہب کے بنیادی عقائد کا اسلامی عقائد سے موازنہ کیا۔ میرے کئی نتائج شاید پوری طرح صحیح نہ ہوں بہر حال میں جن نتائج پر پہنچا انہیں بیان کر دیتا ہوں:

چرچ آف انگلینڈ کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اور وہ صلیب پر اس لئے فوت ہوا تاکہ ہمارے گناہ بخشے جاویں نیز بندہ اور خدا کے درمیان یسوع مسیح شفیع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں یسوع مسیح کی اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ پرستش کی جاتی ہے۔ جتنی کہ خدا کی۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح خدا کا ایک نبی تھا اور یہ کہ ہمیں خدا کی عبادت براہ راست کرنی چاہیئے۔ اب کیا یہ عقیدہ زیادہ موزوں اور صحیح نہیں ہے یہ عقیدہ ہمیں زیادہ مؤثر انداز میں بتاتا ہے "تمہارا اور کوئی معبود نہیں سوائے میرے" مجھے علم نہیں کہ یسوع مسیح نے کبھی خدا کا اکلوتا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ مگر اس نے کئی مرتبہ خدا تعالیٰ کو باپ کے رنگ میں مخاطب کیا اور لوگوں کو تلقین کی کہ وہ براہ راست اس کی عبادت کریں۔ ہم نے کبھی بھی اس کو لوگوں سے یہ کہتے ہوئے نہیں پایا۔ کہ لوگ اس کی وفات کے بعد اس کی پرستش کریں۔ ان کا کام صرف یہ تھا کہ وہ لوگوں سے خدا تعالیٰ کی ہستی منوائیں اور اس کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کی تلقین کریں۔

یسوع کے معجزات محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اور حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے معجزات سے زیادہ عظیم نہ تھے نیز ان کی فرضی صلیبی موت جو کہ ہماری نجات کے لئے تھی شک وشبہ سے پاک نہیں ہے کیونکہ بائبل سے پتہ لگتا ہے کہ وہ اپنے شاگردوں سے اپنی نام نہاد موت کے بعد بھی ملا۔ مگر اس کے شاگرد اس کو پہچان نہ سکے۔ اس لئے یہ بتانے کے لئے کہ وہ یسوع مسیح ہیں۔ اس نے ان سے کہا کہ وہ اس کے زخموں والے حصہ کو ہاتھ لگائیں اور اس نے ان کو میخوں کے نشان بھی دکھائے یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ وہ صلیب کے بعد بھی مادی جسم کے ساتھ اس دنیا میں موجود تھا۔

چرچ آف انگلینڈ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اس دنیا میں ہر ایک گنہگار پیدا ہوتا ہے ایک چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی بپتسمہ کے بغیر خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ انسان اس وقت تک گناہوں سے ملوث نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دماغ اور دوسرے اعضاء اس قابل نہ ہو جائیں کہ وہ نیکی اور بدی میں تمیز کر سکے۔ اسلامی نظریہ یہ ہے کہ انسان اس وقت تک گنہگار نہیں بنتا۔ جب تک اس سے گناہ سرزد نہ ہو۔

عیسائیوں نے موجودہ معاشرہ کی موافقت کی خاطر عیسائی مذہب کو اتنی دفعہ بدلا ہے کہ اب اس کا باقی ماندہ حصہ اس حصہ سے جو کئی سو سال پہلے تھا بالکل مختلف ہو گیا ہے۔ جس میں یہ بتایا جاتا تھا کہ ان کو گناہوں کی سزا ابدی جہنم میں بھگتنی پڑیگی۔ اسلام جس کی اس زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے تصریح کی ہے۔ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی محبت عظمت اور شان غفاری لوگوں کے سامنے پیش کرتا رہا مذہب اسلام کسی قسم کی ترمیم کا محتاج نہیں۔ یہ اب بھی موجودہ معاشرہ کی تمام ضرورتوں کو اسی طرح پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ ۱۳۰۰ سال پہلے۔

چرچ آف انگلینڈ یہ کہتا ہے کہ شراب شیطان کا تحفہ ہے اور اس نے "بینڈ آف ہوپ" (Band of Hope) امتناع شراب کی انجمن بنا رکھی ہے۔ اور ٹمپرنس کے جلسے بھی منعقد ہوتے ہیں۔ مگر عشائے ربانی کی دعوت میں شرکت کرنے والوں کو روٹی بطور یسوع کے جسم کے اور شراب بطور اس کے خون کے پیش کی جاتی ہے۔

یہ یقیناً ایک بت پرستی کی رسم ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض کے نزدیک نفسیاتی لحاظ سے اس رسم کو غیر شعوری طور پر تعظیم و تکریم کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہمیں خدا کی پرستش کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہے۔ انسانی ہاتھوں سے تجارتی اغراض کے ماتحت تیار کردہ شراب ایک مشہور پیغمبر کے جسم اور خون کے طور پر پیش کیا جانا ایسا ہی ہے۔ جیسے وحشی لوگوں کی رسومات ہیں جن کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے۔ یہ چیز یقیناً اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہونی چاہیئے۔ لیکن شاید وہ اپنی رحمانیت کے سبب ان کو معاف کر دے۔ اور ان کو روح کے ساتھ سے قبول فرمالے۔

مغربی ممالک کے لوگ تعدد ازدواج کو اسلام کا سب سے بڑا نقص تصور کرتے ہیں۔ یہ بات ان کے دل سے فوراً نکالی جا سکتی ہے۔ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قدیم نبیوں اور بزرگوں نے بھی ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔ اور اس بات کی خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت تھی۔ ورنہ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہ کرتا پھر صرف اسلام ہی اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ عیسائی مذہب نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ جن کی عیسائی ہونے سے پہلے ایک سے زیادہ بیویاں تھیں انہوں نے عیسائی ہونے کے بعد بھی ایک سے زیادہ شادیاں کیں

اس مسئلہ کے حق میں کئی باتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔ تعدد ازدواج سے یقیناً بہت سی ان غیر اخلاقی باتوں کا جو آج مغرب میں پائی جاتی ہیں قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔ ایک مسلمان اس وقت تک ایک سے زیادہ بیویاں نہیں رکھ سکتا۔ جب تک کہ اس کو دوسری بیوی کی حقیقتاً ضرورت نہ ہو۔ اور ان کے تمام اخراجات باحسن طریق اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ بعض آدمیوں کے اقتصادی اور خاص حالات ایک سے زیادہ بیویوں کے متقاضی ہوتے ہیں۔ بہت سے ممالک میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔

اسلام ہمیں صرف یہی نہیں بتاتا کہ ہمیں کس طرح احسن طریق سے دینی اور روحانی زندگی گزارنی چاہیئے۔ بلکہ بائبل کی نسبت بہت بہتر طریق سے قرآن ہماری دنیاوی زندگی کے بارے میں راہنمائی کرتا ہے۔ میرے لئے یہ مشکل ہے کہ میں اس موضوع پر قرآن کی تمام آیات بیان کروں میں صرف اتنا مشورہ دے سکتا ہوں۔

کہ آپ کسی لائبریری سے قرآن مجید لے کر پڑھ جائیے۔ بہتر یہ ہوگا کہ آپ کسی مسلمان سے پڑھیں۔

پھر اس ملک میں اسلامی طریقِ طلاق پر اکثر بحثیں ہوتی ہیں۔ اور بہت زیادہ زور اس طریق کے غیر موزوں ہونے پر صرف کیا جاتا ہے اس بات کو بھی اسلام کے دوسرے احکام کی طرح ہمارے ملک میں بہت زیادہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان کے لئے تو طلاق آخری حربہ ہوتا ہے۔ اگر اسلامی نظریہ سے ان وجوہات پر غور کیا جائے جن کی وجہ سے اسلام طلاق کی اجازت دیتا ہے تو پھر یہ بات بہت واضح ہو جاتی ہے کہ یہ طریقِ طلاق عیسائیوں کے طریق طلاق سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہمارے ملک میں ہزاروں شادیاں ناکام ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ان گنت لوگوں کی زندگی اجیرن بن جاتی ہے۔ ان کے رسم و رواج اور ان کا طریق طلاق (جس کی اجازت صرف زناکاری ثابت ہونے کی صورت میں ہے) ان مظلوم جوڑوں کو ناخوشگوار زندگی گزارنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ وہ فعل جس کی وجہ سے طلاق دی جا سکتی ہے۔ لوگوں کے طنز و تنقید کے ڈر سے اور دوستوں اور پڑوسیوں کے خوف سے بیان ہی نہیں کیا جا سکتی۔ لہذا وہ طلاق نہیں دے سکتے۔ یقیناً یہ الٰہی حکم نہیں۔ البتہ اگر کوئی خدائی حکم اس بارے میں ہو سکتا ہے تو وہ صرف وہی ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے۔ بہت سے لوگ اسلام کو ان مظالم کی وجہ سے جو کہ عیسائیوں پر مذہبی بناء پر کئے گئے ہدفِ تنقید بناتے ہیں ہم سب کو اس بات کا علم ہے کہ رچرڈ شیر دل نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگیں کی تھیں۔ اس وقت عیسائیوں نے مسلمانوں پر جو مظالم کئے انہیں ہم یہ کہہ کر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ اس زمانہ میں لوگ تہذیب یافتہ نہ تھے۔ اور وہ اپنی سمجھ کے مطابق ان کاموں کو نیک سمجھ کر سرانجام دے رہے تھے۔ میرے پاس مسلمانوں کے ان فرضی مظالم کے بارے میں کوئی اعداد و شمار نہیں ہیں لیکن کیا ہم ان کو اسی بناء پر بری قرار نہیں دے سکتے جس بناء پر رچرڈ شیر دل کو بری قرار دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ مظالم ترکی کے دور دراز حصوں میں یا ان جگہوں پر ہوئے ہیں جہاں تہذیب کی کرن نہیں پھوٹی تھیں۔

مَیں غلاموں کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ یہ بذاتِ خود ایک علیحدہ مضمون لکھنے کا متقاضی ہے۔ عیسائی لوگ یقیناً غلام رکھتے تھے اور امریکن بڑے ظالمانہ انداز سے ان کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ قرآن پاک غلامی کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کی شدید ممانعت فرمائی ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی رسول اکرم صلعم کے زمانہ میں غلام پائے جاتے تھے وہاں ان سے نہایت ہی ہمدردانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ اور ان کے ساتھ اس قسم کا وحشیانہ سلوک روا نہیں رکھا جاتا تھا جیسا کہ عیسائی اپنے غلاموں سے کرتے تھے۔ بلکہ کئی حالات میں ان کے ساتھ آج کے ان مغربی صنعتی غلاموں کی نسبت بدرجہا بہتر سلوک کیا جاتا تھا جن کی زندگی کا دار و مدار ان کی اجرت پر ہوتا ہے جو کہ گذارہ کے لئے ناکافی ہوتی ہے +

ظہورِ امام مہدیؑ اور انگریزی حکومت

قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری

چند پیشگوئیاں

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح و مہدی کے منصب پر فائز تھے تو کیوں انگریزی حکومت کے وفادار رہے اور کیوں ان کے خلاف جہاد نہ کیا؟ اس سوال کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اس سے قطع نظر آج ہم ایک اور پہلو سے اس کا جواب دیتے ہیں۔ اور واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا وہی خدا کی قدیم مشیت سابق نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا اور اگر آپ ایسا نہ کرتے یعنی حکومت کے خلاف ان کا تخت چھیننے کے لئے کوئی سیاسی جنگ لڑتے تو پھر آپ سچے مدعی نہ ٹھہر سکتے تھے کیونکہ پھر آپ پر یہ زبردست اعتراض پڑتا کہ مسیح و مہدی کے متعلق تو آیا ہے کہ وہ تلوار کی لڑائی نہیں کریگا اور نہ کوئی مادی اور سیاسی جنگ لڑے گا بلکہ صرف قرآن اور دعاؤں کے ذریعہ صلیبی زور کو توڑ دیگا تو اسنے کیوں تلوار کی لڑائی لڑی۔ پس آپ کا طرزِ عمل اسلام کی منشاء کے مطابق بلکہ آپکی صداقت کی زبردست دلیل ہے علماء عرب و العجم نے حدیث نبوی یکسر الصلیب کے یہی معنی کئے ہیں کہ وہ صلیبی عقاید کا بطلان ثابت کریگا یعنی وہ صلیبی عقاید کے خلاف جہاد کرے گا نہ حکومت کے خلاف۔ اور یہی بھی احادیث میں آ چکا ہے کہ تلوار کی لڑائی صرف مسیح الدجال کے خروج تک ہے پھر دعا اور قرآن کے ذریعہ جہاد ہوگا اور مسیح الدجال نصاریٰ کی قوم ہے اور حدیث یضع الحرب اسی پر شاہد ناطق ہے۔ آج ہم بزرگانِ دین کی ایسی پیشگوئیاں درج کرنا چاہتے ہیں جو ان شائع شدہ احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کی تائید کرتی ہیں اور جو حال ہی میں مجھے آزاد کشمیر کے تبلیغی دورہ میں دستیاب ہوئی ہیں۔ "حقیقت گلزار صابری" نامی جس کتاب سے یہ پیشگوئیاں درج کی جا رہی ہیں اس کے لئے میں مکرمی راجہ عطاء اللہ خان صاحب مظفر آباد کا شکر گزار ہوں۔ ہندوستان کے جن بزرگان دین کی پیشگوئیاں یہاں درج کی جائیں گی ان سے واضح ہوگا کہ بانی سلسلہ احمدیہ سے تقریب ڈیڑھ سو سال قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں اطلاع دیدی گئی تھی کہ ظہور مہدی کے قریب وقت ہندوستان کی حکومت انگریزوں کو دیدی جائے گی۔ اس بناء پر پہلے ہی سے بزرگوں نے پیشگوئیاں کی تھیں کہ اگر خاندانِ مغلیہ کے مسلم بادشاہوں نے اپنے اعمال درست نہ کئے تو عنقریب ان کی حکومت انگریزوں کے ماتحت کر دی جائے گی اور اگر پھر بھی درست نہ ہوئے تو انگریزوں کی حکومت لمبے عرصہ کے لئے ہندوستان میں قائم کر دی جائے گی ان پیشگوئیوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انگریزوں کی حکومت میں امن و آزادی اور انصاف کی وہ فضا قائم ہوگی جو امام مہدی کے ظہور کے لئے ضروری ہے کیونکہ مقدر تھا کہ انہی کے عہد میں کسرِ صلیب ہو اور اسلام کی ترقی کا نیا دور شروع ہو۔

"حقیقت گلزار صابری" تصوف کی کتاب ہے جو حضرت علی احمد صابر کلیریؒ اور دیگر بزرگانِ دین کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سلسلہ چشتیہ صابری کے آخری خلیفہ مخدوم شاہ محمد حسن صابری چشتی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۰۲ھ میں الہام الٰہی کے تحت لکھی ہے جو مطبع حسنی رامپور میں چھپی ہے اس کا چوتھا ایڈیشن میرے پیشِ نظر ہے۔

اسی کتاب میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (۵۲۲ھ / ۶۳۳ھ) کے ورود ہندوستان اور حکام باطنی کے طرز حکمرانی سے متعلق آخر میں ایک باب قائم کیا گیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح باطنی نظام حکومت کے اصولوں کے مطابق دنیا میں ظاہری حکومتیں قائم کی جاتی ہیں۔ کتاب میں شہاب الدین غوری شاہ ہند کے عہد سے لیکر تختِ دہلی کے آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر تک کے بادشاہوں کی معزولی اور تقرری کا سنہ وار تفصیلی بیان درج ہے اور حکام کی باطنی طرز حکمرانی میں معزولی اور تقرری کا مدار نیکی اور عدل کے اصول پر رکھا گیا ہے۔

حضرت شاہ عنایت جیوؒ کی پیشگوئی

پہلی پیشگوئی حضرت شاہ عنایت جیو رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو ۱۷ ذوالحجہ ۱۱۳۱ھ کو روحانی خلافت کی مسند پر بیٹھے انہوں نے خاندان مغلیہ کے عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ دہلی کو وصیت کی کہ ظلم سے باز رہنا اور انصاف کرنا اور پھر فرمایا

"فقیر کو باطن سے خبر مل گئی ہے کہ آئندہ جو کوئی وصیت نامہ (وصیت نامۂ عدل ۔ ناقل) سے انحراف کریگا وہ جلد سے معزول ہو کر شاہ فرنگ کے ماتحت کر دیا جائے گا۔ عادلِ حقیقی کو عدل و انصاف پسند ہے خواہ کسی ملت و مشرب میں ہو۔"

(حقیقت گلزار صابری ص ۱۴۳)

کتاب مذکور کے ص ۱۴۲ پر لکھا ہے کہ حضرت شاہ عنایت جیوؒ نے ۱۱۹۵ھ میں وفات پائی اس لحاظ سے یہ پیشگوئی ۱۱۳۱ھ / ۱۱۹۵ھ کے درمیان ہوئی اور بانی سلسلہ احمدیہ نے تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے آغاز میں دعویٰ مہدویت و مسیحیت کیا گویا آپ سے قریب ڈیڑھ سو سال قبل کی یہ کتاب ہے۔

باطنی حکم سے انگریزوں کا دہلی پر تسلط

مصنف گلزار صابری نے عالی گوہر بادشاہ کی معزولی کے متعلق لکھا ہے۔

"۱۲۱۸ھ میں بعہد عالی گوہر خلق اللہ پر ظلم ہونے لگا ۱۲۱۹ھ میں سردار حنفیہ عجم نے بامر باطن عالی گوہر بادشاہ کو قوم فرنگ کے ماتحت کرکے انگریزوں کو دہلی پر تسلط کر دیا۔"

(حقیقت گلزار صابری ص ۱۴۶)

دعائے مغفرت

لندن سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیز عبد الکریم خان ابن مکرم عبد الجلیل خان صاحب آف بھاگلپور حال پٹنہ بھارت مورخہ ۱۰ فروری کو لندن میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر صرف ۳۳ برس تھی۔ مرحوم نے اپنی یادگار ایک بیوہ اور دو بچیاں بعمر ۳ سال و ایک سال چھوڑی ہیں۔

عزیز مرحوم والدین اور دیگر خویش و اقارب کے لئے بہت قربانی کرنے والے نوجوان تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور والدین و دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ربوہ)

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عالی گوہر بادشاہ کے بعد نعمت اللہ سردار عجم نے دہلی پر برائے نام اکبر شاہ ثانی کو بٹھایا۔ مگر مصنف کتاب مذکور کا بیان ہے کہ وہ ابھی راہ راست پر نہ چلا اس لئے اسے بھی معزول کر دیا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"سات ماہ پندرہ دن کے اندر جب فسق و فجور کی زیادہ کثرت ہوئی تو ۱۲۲۲ھ میں یہ دیکھ کر حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب قدس سردار حنفیہ عجم نے بحکم باطن اس بادشاہ کو جدید سے معزول و حکومت سے معذور کرکے بوساطت قطب لندن شاہ جارج سوئم والیٔ انگلستان کی فوج دہلی پر مسلط کر دی اور بادشاہ مذکور کو قطعی قوم نصاریٰ کا ماتحت کر دیا۔ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بہت ذلیل و خوار رہا۔" (ایضاً ص ۲۱۲)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مغل خاندان میں فسق و فجور کی کثرت ہو رہی تھی۔ اسلئے اکبر شاہ ثانی کو قطعی طور پر قوم نصاریٰ کے ماتحت کر دیا گیا۔ مصنف گلزار صابریؒ لکھتے ہیں کہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم امثال میں اکبر شاہ کو نصیحت کی کہ تو توبہ کر اور بشارت دی کہ

"خطا تیری عفو ہوگی لیکن حکومت نصیب نہ ہوگی اس واسطے کہ حکمرانی تمام ہندوستان کی بامر باطن شاہ فرنگ کو دی گئی ہے اب بادشاہت دہلی ماتحت شاہ فرنگ رہے گی۔" (ایضاً ص ۲۱۴)

مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی نے توبہ کی تو مخدوم علاء الدین علی احمد صابرؒ نے عالم رؤیا میں اکبر شاہ ثانی سے فرمایا:-

"تیری بادشاہت برائے نام کر دی گئی مگر حکومت تمام ہندوستان پر زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تک شاہان اسلام کی نہ ہوگی۔" (ایضاً ص ۲۱۶-۲۱۷)

اس حوالہ کے مطابق اکبر شاہ ثانی کے زمانہ میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ تک شاہان اسلام کی بادشاہت ہندوستان پر نہ ہوگی۔ اور ایسا ہی وقوع میں ہندوستان کی حکومت مسلمانوں سے چھن کر انگریزوں کو مل گئی یہاں تک کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود مبعوث ہوئے اور اس دوران کوئی مسلمان بادشاہ نہ ہوا۔

غالباً اسی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں میں یہ مشہور تھا کہ مسلمانوں سے تخت دہلی چھن جانے کے بعد امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ خدا کی تقدیر دیکھئے کہ ادھر ۱۸۵۷ء / ۱۲۷۴ھ میں مسلمانوں سے تخت دہلی چھن کر انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی اور ادھر ۱۸۳۵ء / ۱۲۵۰ھ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود اور مسیح موعود پیدا ہو چکے تھے۔

مصنف گلزار صابری نے آگے چلکر لکھا ہے کہ پھر ولایت باطنی شاہ محمد امیر قطب الارشاد کو دی گئی اور وہ سلطنت حقیقت معنوی پر قائم ہوئے آپ ۱۲۰۲ھ کو پیدا ہوئے اور ۲ شعبان ۱۲۳۹ھ کو انہیں خلافت ملی اور ۱۲۹۱ھ کو وفات پا گئے۔ آپ نے ۱۲۵۳ھ میں باطنی احکام کے تحت بہادر شاہ ظفر کو قوم نصاریٰ کے ماتحت تخت دہلی پر بٹھایا۔ آگے مصنف کے الفاظ یہ ہیں:-

"جب بادشاہ مذکور نے (بہادر شاہ ظفر ناقل) راہ راست پر قدم نہ رکھا تو ۱۲۷۰ھ حضرت رسول خدا صلے اللہ وسلم نے حضرت سلطان سید نظام الدین محبوب الٰہی کے اس کو سپرد کر دیا اُن حضرت نے بادشاہ دوجہان مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب ... کے انہیں تفویض کیا ان حضرت نے اسے خاندان کے علو العزم والمرتبہ مرفوع الاجازت حضرت شاہ محمد امیر شاہ صاحب قطب الارشاد کو مطلع فرمایا ان حضرت نے معرفت ابدال درجہ دوئم کے حکمنامہ باطنی پاس سردار حنفیہ حضرت عرب حسن صاحبؒ کے جاری کر دیا اور میعاد بھی مقرر فرما دی کہ اس عرصہ میں تخمیناً دو لاکھ چند ہزار و چند صد و چند نفر سختی کے ساتھ تختگی قدیم یعنی قدیم سے معزول یعنی ہلاک کئے جائیں اور بادشاہت ماتحت فرنگ بھی موقوف کرکے قوم فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے کفر ترقی پکڑے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے لیکن خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے" (ایضاً ص ۲۱۹)

اس حوالہ کی روشنی میں کیا شک باقی رہتا ہے کہ عالم بالا میں عرصہ دراز پہلے مشیت الٰہی کے تحت انگریزوں کو حکومت دینا لکھا جا چکا تھا اور فیصلہ ہو چکا تھا کہ چونکہ امام مہدیؑ کا زمانہ قریب آ رہا ہے اس لئے ہندوستان کی حکومت انگریزوں کو دی جائے گی تا کہ خلق اللہ ظلم سے محفوظ رہے اور عدل و آزادی کی فضا قائم ہو اور مسیح و مہدی ظاہر ہو کر مسیحی قوم کے غلبہ ہی کے عہد میں کسر صلیب کی بنیاد رکھے اور مسلمانوں کی ترقی کا نیا دور شروع ہو اور اسی کی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل یکسر الصلیب کے جامع الفاظ میں بشارت دی تھی۔

"چونکہ ظلم اور فسق و فجور شاہان مغلیہ ہند کار کردہ رہا تھا۔ اسلئے اہل باطن نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مسلمانوں سے حکومت ہند چھین لی اور مفسدوں کو سزا دی گئی اور ہندوستان کی مستقل بادشاہت ملکہ وکٹوریہ کو دیدی گئی۔ چنانچہ مصنف کتاب مذکور لکھتے ہیں:-

"حضرات اقطاب و اغیاث وغیرہ نے اپنی قوت روحانی جاذبہ سے امن کا خلل ڈالا اور بجہت ظلم اور فسق و فجور مسلمانوں کے سر جو نام کے مسلمان تھے اور اسلام کے پردہ میں گوناگوں ظلم کرتے تھے اور مبتلائے فسق و فجور تھے بامر حضرت شہنشاہ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم مفسدوں کو سزا دی گئی۔ حضرت سردار حنفیہ نے بعض کو قدیم سے معزول یعنی ہلاک کرا دیا اور بعض کو مع ابو ظفر بہادر شاہ والیٔ دہلی کے جدید سے معزول یعنی قید فرنگ میں مقید کیا اور بحکم حضرت محمد عبدالرشید صاحب سردار اکبر حنفیہ عرب و عجم کے قوم فرنگ کو مستقل حکمرانی ہندوستان کی کرا دی گئی اور ۱۲۷۶ھ سے بوساطت حضرت علو العزم والمرتبہ صابریہ و قادریہ و نظامیہ نے بامر باطن مستقل بادشاہت ہندوستان کی ملکہ وکٹوریہ کو دی گئی ......

الحاصل جب شاہ ظفر کو ستائیس برس پورے ہو گئے اور یہ راہ راست پر نہ آئے تب حضرت سردار حنفیہ مذکور نے ۱۲۷۳ھ میں ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ کو قید فرنگ میں قدیم سے معزول یعنی ہلاک کرکے شاہان مغلیہ حکمرانان ہندوستان کا خاتمہ کیا۔ مرد شاہ ہند در قید فرنگ کسی نے خوب لکھا ہے۔" (گلزار صابری ص ۲۲۰)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ ۱۲۷۴ھ جو مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی ہے میں مسلم بادشاہت ختم کرکے ملکہ وکٹوریہ کو ہندوستان کی حکومت دے دی گئی اور یہی وہ سنہ ہے جس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو کسر صلیب اور اصلاح خلق کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ آپ کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہو چکی تھی جو ۱۸۳۵ء عیسوی کے مطابق ہے اور یہی وہ مبارک سنہ ہجری ہے جو قرآن مجید کی آیت وآخرین منهم لما یلحقوا بهم کے اعداد سے نکلتا ہے۔ یعنی ۱۲۷۵ھ اور یہی وہ سنہ عیسوی ہے۔ جو قرآن مجید کی آیت وانا علی ذهاب به لقادرون کے اعداد سے برآمد ہوتا ہے یعنی ۱۸۵۷ء۔ پس مبارک وہ جو اس پر غور کریں اور مامور وقت کو شناخت کریں۔

سنہ ۱۸۵۷ء / ۱۲۷۵ھ سے دور عیسوی کا شروع ہو چکا ہے

حضرت مخدوم شاہ محمد حسن صابری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "حقیقت گلزار صابری" کے ص ۳۶۹ پر وہ پیشگوئی درج کی ہے جس میں آخر میں محمد حسن کا نام لے کر پیشگوئی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ چند واسطے پہلے شاہ عبد الکریمؒ نے خبر دی تھی۔

"وہ (محمد حسن) خلاصہ مکتوبات کا شامل تاریخ کر دیگا اور مکتوبات نصاب وغیرہ بعد جمع کر دینے احوال موصوفہ کے ایک ابدال بحکم سرمدی آ کر لے جاوے گا اور جمیع مکتوبات نصاب کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تفویض کر دے گا اور زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا سنہ ۱۲۹۰ ہجری کے قریب ہوگا اور اس فرزندان سے کوئی شخص ایسا فیضیاب نہ ہوگا جس کے مکتوبات نصاب سپرد کئے جائیں گے۔"

(تفصیل کیلئے دیکھئے گلزار صابری ص ۳۶۷ تا ص ۳۶۹)

موصوف خود ہی کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء / ۱۲۷۴ھ سے دور عیسوی شروع ہو چکا ہے۔ مصنف کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"فقیر مؤلف کتاب ہذا اختتام بیان پر بعد ادب گذارش پرداز ہے کہ سنہ ۱۲۷۴ ہجری مطابق ۱۸۵۷ء ایام غدر سے احکام و انتظام باطنی اور قاعدہ پر جاری ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ولایت عیسوی کا دور ہے اب وہ قاعدہ نہ رہا جو شاہان دہلی کے حال میں لکھا گیا ہے" گلزار صابری ص ۳۷۱

اس پیشگوئی سے صاف عیاں ہے کہ مصنف کتاب مذکور اپنے ان مذکورہ بیانات میں سچا ہے کیونکہ اپنے سلسلہ کے اختتام کا بھی چودھویں صدی میں اعلان کر رہا ہے کہ وہ اپنے خلاف پیشگوئی ظاہر کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ غور کرنیوالے غور کریں کہ مخدوم شاہ محمد حسن صابری رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ انکشاف کیا ہے کہ ۱۸۵۷ء / ۱۲۷۴ھ سے ولایت عیسوی کا دور شروع ہو چکا ہے اور باطنی سلسلہ احکام و انتظام بھی بدل چکا ہے تو یہ کون عیسےٰ ہے جس کی ولایت کے آغاز کے ساتھ ہی باطنی سلسلہ احکام انتظام بدل چکا ہے۔ کیا یہ وہی عیسےٰ ہیں جس نے پیشگوئی بالا کے مطابق چودھویں صدی کے قریب یعنی سنہ ۱۲۹۰ ہجری میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ جس نے مسیحیوں کے غلبہ کے عہد میں کسر صلیب کی بنیاد رکھی اور جس کے زمانہ سے مسلمانوں کی ترقی کا ایک نیا روحانی اور شاندار دور شروع ہو چکا ہے مبارک وہ جو قبول کرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر مگر عادل حکومت کی تعریف کی

یاد رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کافر مگر عادل حکومت کی نہ صرف تعریف کی ہے بلکہ ایسی حکومت کے عہد میں اپنی پیدائش پر فخر کیا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا:- ولدت فی زمن الملک العادل (کتب احادیث) یعنی میں عادل بادشاہ کے زمانہ میں پیدا کیا گیا ہوں وہ لوگ جو بانی سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے انگریزی حکومت کی تعریف کیوں کی آنحضرت کے اس طرز عمل پر غور کریں۔ کہ آپ نے عادل حکومت کے زمانہ میں اپنی پیدائش پر فخر کیا ہے حالانکہ وہ مسلمان نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ خواہ حکومت کافر ہو اگر وہ عادل ہے تو تعریف کی مستحق ہے اور بانی سلسلہ احمدیہ نے انگریزی حکومت کی تعریف صرف ان کے عدل و انصاف اور امن و آزادی کی وجہ سے کی ہے نہ ان کے مذہبی عقائد کی وجہ سے، مذہبی عقائد کی وجہ سے تو ان کی جو شدید مذمت بانی سلسلہ احمدیہ نے کی ہے وہ تاریخی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اور یہ تعریف بھی سکھوں کے عہد کی نسبت سے تھی جو مسلمانوں کے لئے انتہائی ظالمانہ دور تھا جو "سکھا شاہی" دور کے نام سے ضرب المثل بن چکا ہے (باقی ص ۶ پر)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۲/۱/۶۳ تا ۱۳/۲/۶۳

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

۱۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۱۰/-
۲۔ غلام احمد صاحب، سوداگر چرم وزیر آباد ۲۰/-
۳۔ مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ ۲/-
۴۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ ۳۰/-
۵۔ بیگم صاحبہ محمد السلطان حسین صاحب راولپنڈی ۲/-
۶۔ بیگم صاحبہ ملک عمر علی صاحب کھوکھر کراچی ۱۰/-
۷۔ سیدہ صفیہ بیگم صاحبہ راولپنڈی ۵/-
۸۔ مبارکہ اختر صاحبہ معرفت ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور منجانب میجر ارشد محمود صاحب جاوید ۴۰/-
۹۔ مبارکہ اختر صاحبہ معرفت ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور منجانب قاضی رفعت محمود صاحب ۴۰/-
۱۰۔ حافظ سلیم احمد صاحب اٹاری ربوہ ۱۲/-
۱۱۔ نصیرہ صاحبہ معرفت مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور ۵/-
۱۲۔ بیگم رشیدہ وحید سلیم صاحب نیلا گنبد لاہور ۱۰/-
۱۳۔ ملک منور احمد صاحب فضل عمر ریسرچ ربوہ ۵/-
۱۴۔ ملک احمد صاحب از چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۵۰/-
۱۵۔ بیگم صاحبہ چوہدری محمد تقی صاحب لاہور بذریعہ ملک احمد صاحب منٹگمری ۴۰/-
۱۶۔ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری ناظر علی صاحب چک نمبر ۶ کیم سنگھ والا ضلع لائلپور ۵/-
۱۷۔ بذریعہ اہلیہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب ربوہ منجانب مکرم خلیفہ صلاح الدین مرحوم ۳۰/-
۱۸۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور ۲۵/-
۱۹۔ اللہ دتہ صاحب مرادوال ضلع گجرات ۵/-
۲۰۔ مبارک احمد صاحب ہاشمی گلگت ۵/-
۲۱۔ فقیر محمد صاحب سٹور کیپر ایجنسی گلگت ۱۰/-
۲۲۔ نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ ۲۵/-
۲۳۔ سردار عبدالرشید صاحب پاکستان نیوی کراچی ۵۰/-
۲۴۔ نور احمد صاحب سنوری راولپنڈی ۱۰/۵۰
۲۵۔ طاہر احمد صاحب کوئٹہ ۵/-
۲۶۔ ملک محمد شفیع صاحب دارالرحمت ربوہ منجانب اہلیہ مرحومہ مریم بیگم صاحبہ ۱۲/-
۲۷۔ جمیل الرحمن صاحب معرفت ڈاکٹر عبدالحمید صاحب سرگودھا ۵/-
۲۸۔ عبدالرحمن صاحب چک ۴۴ ج ب لائلپور ۱/-
۲۹۔ صوبیدار ملک عبدالرحمن صاحب کوئٹہ ۵/-
۳۰۔ سید عبداللہ شاہ صاحب جماعت چک جھمرہ ۲۳/-
۳۱۔ حکیم دین محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۱/-
۳۲۔ شیخ احمد علی صاحب گڑھی شاہو لاہور ۵/-
۳۳۔ ایس پی ریحانہ صاحبہ اہلیہ مقصود احمد خاں صاحب ۶/-
۳۴۔ صادقہ بیگم صاحبہ لاہور ۱۵/-
۳۵۔ مسز مفتی حامد حسین صاحب ۲/-
۳۶۔ وسیم خانم صاحبہ بنت ملک صلاح الدین صاحب ربوہ ۲۵/-
۳۷۔ بشیر احمد صاحب ایس ایم پریم نگر ضلع لاہور ۳/-
۳۸۔ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب کھاریاں چھاؤنی ۱۰/-
۳۹۔ مہر محمد حیات صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۳/۲۵
۴۰۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بذریعہ محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال ۱/-
۴۱۔ کیپٹن شیخ نواب دین صاحب دفتر وقف جدید ربوہ ۱/-
۴۲۔ مسٹر اے عظیم آدم جی بوٹ مل نرائن گنج ۲۰/-
۴۳۔ نوابزادہ محمد امین صاحب بنوں ۲۰/-
۴۴۔ نذیر احمد خان صاحب سیکرٹری مال جماعت منٹگمری ۵/-
۴۵۔ حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال از جماعت شیخوپورہ ۲۱/-
۴۶۔ پیر بخش صاحب باندھی نواب شاہ ۱/-
۴۷۔ احمد دین صاحب سیکرٹری مال کھیوڑہ ۵/-
۴۸۔ ملک خدا بخش صاحب تحصیلدار اپا کیپٹن ۵/-
۴۹۔ چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب دھرم پورہ لاہور ۳۰/-
۵۰۔ چوہدری نذیر احمد اسلامیہ پارک لاہور ۵/-
۵۱۔ شیخ محمد الدین صاحب مختار عام ربوہ ۳۰/-
۵۲۔ مولوی مہدی شاہ صاحب دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ ۱/-
۵۳۔ مکرم مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۴/-
۵۴۔ ملک منور احمد صاحب ولد گل محمد صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ بذریعہ ملک ولایت خاں صاحب ۱۰/-
۵۵۔ میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت مردان ۲۳/۳۱
۵۶۔ چوہدری نور احمد صاحب سیکرٹری مال سول لائن لاہور از چوہدری محمد افضل صاحب ۵/-
۵۷۔ لطیف احمد صاحب ۲/-
۵۸۔ جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب ربوہ از والدہ صاحبہ خود ۵/-
۵۹۔ چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی ربوہ ۱/-
۶۰۔ شیخ فضل دین صاحب اوکاڑہ ۱/-
۶۱۔ نذیر بیگم صاحبہ والدہ بانی احمد صاحب لائلپور ۵/-
۶۲۔ محمد رفیق صاحب سوہر نواں کلی ۵/-
۶۳۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ سرگودھا ۵/-
۶۴۔ انجمن احمدیہ بادشاہ گنج ضلع سلہٹ ۷/۵۰
۶۵۔ علی محمد صاحب بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں ۱/-
۶۶۔ شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ رسالپور ۲/-
۶۷۔ قدسیہ اعجاز صاحبہ معرفت سی لے رحمن وکیل گوجرانوالہ ۵/-
۶۸۔ صالحہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۱۰/-
۶۹۔ چوہدری اے وحید سلیم ایڈووکیٹ نیلا گنبد لاہور ۱۰/-
۷۰۔ لالی خان صاحب انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور ۵/-
۷۱۔ شیخ عبدالرشید، شرما شنکار پور سندھ ۵/-
۷۲۔ سید سلامت علی شاہ صاحب چنیوٹ ۵/-
۷۳۔ بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۷/-
۷۴۔ مس ممتاز قریشی صاحب بی اے سیالکوٹ شہر ۲۰
۷۵۔ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب خان صاحب مظفرگڑھ ۱۰
۷۶۔ قدسیہ اعجاز صاحبہ ہاڑی ضلع ملتان ۵
۷۷۔ شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ ۵
۷۸۔ محمد قاسم صاحب رحیم یار خاں ۳۰
۷۹۔ منصور احمد صاحب ملک ربوہ ۵
۸۰۔ رفیعہ خانم صاحبہ اہلیہ پروفیسر حمید اللہ صاحب ۱۵
۸۱۔ میاں عبدالحق صاحب جماعت کنجروڑ ضلع سیالکوٹ ۱۳-۷۶
۸۲۔ عبدالرحمن صاحب الٰہی پارک لاہور ۱۱
۸۳۔ عبدالرحمن صاحب پاکپتن ضلع منٹگمری ۲
۸۴۔ پیر محمد صاحب جماعت فقیر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۲
۸۵۔ اللہ رکھی صاحبہ زوجہ ملک محمد احمد صاحب میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا ۸
۸۶۔ چوہدری فتح محمد صاحب آبکاری انسپکٹر دارالرحمت ربوہ ۱
۸۷۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب ملتان شہر ۲۵
۸۸۔ قاضی محمد عمر صاحب مردان ۳۲
۸۹۔ شیخ فضل حق اینڈ سنز بستی بلوچستان ۱۰
۹۰۔ ملک رفیع الدین صاحب انور چک ۱۱۹/R نیاز نگر ضلع منٹگمری ۷
۹۱۔ قاضی منظور احمد صاحب انشورنس کمپنی لاہور ۳
۹۲۔ مرزا عبدالسمیع صاحب سلطان پورہ ″ ۱۲
۹۳۔ ملک لطیف احمد دفتر لنگر خانہ ربوہ ۱۰
۹۴۔ سید محمد اقبال حسین صاحب دارالرحمت ربوہ ۱
۹۵۔ از دفتر خدمت درویشان ۵
۹۶۔ منجانب حضرت مرزا شریف احمد صاحب از مکرم قریشی محمد شفیع صاحب ایکمس ربوہ ۲۳-۷۵
۹۷۔ میجر عارف زمان صاحب ربوہ ″ ۷
۹۸۔ میاں مجید احمد خاں صاحب چک ۱۲۶ نبی سراد محمود آباد چشتیاں ۵
۹۹۔ منظور فاطمہ صاحبہ زوجہ عاشق بھوکہ ضلع سرگودھا ۸۸
۱۰۰۔ چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ۱۰
۱۰۱۔ شیخ سراج دین صاحب گوجرانوالہ ۵
۱۰۲۔ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب ″ ۵
۱۰۳۔ بابو فضل الدین صاحب چابکسواراں لاہور ۳
۱۰۴۔ چوہدری نور احمد صاحب سول لائن ″ ۱
۱۰۵۔ امۃ الحفیظ صاحبہ ″ ″ ۱
۱۰۶۔ میاں محمد سرور صاحب شیخوپورہ ۲
۱۰۷۔ ملک ظفر الحق صاحب ″ ۱
۱۰۸۔ ملک عبدالقدیر و منیر احمد خان صاحبان ″ ۱
۱۰۹۔ امۃ السمیع صاحبہ ″ ۱۰
۱۱۰۔ چوہدری داؤد احمد صاحب ″ ۲

درخواست ہائے دعا

۱۔ بزرگان اور برادران سلسلہ عالیہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان کے اس مبارک ماہ میں خاکسار، اہلیہ اور بچوں کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ ہماری تمام مشکلات کو دور فرمائے اور بچوں کو دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرما کر خادم دین بنائے میرے دونوں چھوٹے بھائی اور ان کی اولاد کے لئے بھی دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ ان کو بھی دینی اور دنیاوی کامیابی عطا فرما دے (خاکسار سید کریم بخش۔ کلکتہ۔ انڈیا)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں برائے علاج داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال ربوہ)

۳۔ ہمشیرہ زبیدہ خاتون لیڈی ڈاکٹر شیخوپورہ بنت حضرت میاں معراج الدین صاحب مرحوم لاہور نے مبلغ دو سو روپے برائے تعمیر مسجد زیورچ ادا کئے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم ان کو شفا عطا کرے وہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ (ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور)

۴۔ برادرم محمد بشیر صاحب انچارج سول ڈسپنسری "بل" کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت سے نوازے (محمد دین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوٹلی آزاد کشمیر)

۵۔ میرے والد صاحب عرصہ ۴ سال سے متواتر بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمادے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالرشید شاد زرگر بازار دہلی ضلع سیالکوٹ)

۶۔ میری اہلیہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار:۔ بشیر الدین احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ مڈھ رانجھہ ضلع سرگودھا)

۷۔ عاجزہ کے ابا جان اکثر بیمار رہتے ہیں دوسرے ہمارے مکان کا مقدمہ عرصہ چار سال سے جاری ہے۔ اب اپیل ہائی کورٹ میں کی ہوئی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پریشانی کو دور کر دے اور میرے ابا جان کو صحت عطا کرے۔ (زاہدہ منظر راولپنڈی)

۸۔ میرے والد حکیم مولوی نظام الدین صاحب کو جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ بس کا ایک حادثہ پیش آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ان کی جان بچ گئی۔ لیکن بائیں ٹانگ پر زیادہ چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ آرام آرہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار صلاح الدین بیگم کوٹھا ... شاہدرہ)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۲۲ فروری:۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں غیر ملکی فوجی اڈے قائم کئے جانے یا غیر ملکی فوجوں کو رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا امریکہ اور برطانیہ کی جانب سے بھارت کے فضائی دفاع کا بھی کوئی سوال نہیں ہے۔ پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور دولت مشترکہ کے فضائی مشن کے بارے میں بھارتی اخبارات میں جو قیاس آرائیاں کی گئی تھیں وہ غلط ہیں۔ ان اخبارات نے لکھا تھا کہ برطانیہ اور امریکہ، چینی حملہ کی صورت میں بھارت کا دفاع کریں گے اور بھارت میں غیر ملکی فوجی اڈے بھی قائم کئے جائیں گے۔

● واشنگٹن ۲۲ فروری:۔ افغانستان کے حکمران ظاہر شاہ اپنی ملکہ کے ہمراہ صدر کینیڈی کی دعوت پر ماہ ستمبر کے دوران امریکہ کے دس روزہ دورہ پر جائیں گے۔ وائٹ ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آپ ۴ر ستمبر کو امریکہ پہنچیں گے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ شاہ اور ملکہ کا یہ دورہ دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کو مزید مضبوط بنائے گا۔ دونوں ممالک میں سفارتی تعلقات ۱۹۳۶ء میں قائم ہوئے تھے اس کے بعد صدر آئزن ہاور نے دسمبر ۱۹۵۹ء میں اپنے ایشیائی دورہ کے دوران کابل میں بھی کچھ عرصہ قیام کیا تھا مگر افغانستان کا کوئی حکمران آج تک امریکہ نہیں گیا۔

● لندن ۲۲ فروری:۔ برطانوی وزیر دفاع پیٹر تھارنی کرافٹ نے کل یہاں دولت مشترکہ کے نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہمارے مشن بھارت میں مصروف ہیں ان کی رپورٹ پر ہی بھارت کی فوجی امداد کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ لیکن ہم بھارت کو اس کی ضروریات کے مطابق امداد جاری رکھیں گے۔

وزیر دفاع نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ بھارت کو کس قدر فوجی امداد دی گئی . . . . انہوں نے صرف یہ بتایا کہ اس فوجی امداد کی مقدار بہت زیادہ ہے آپ نے مزید کہا یہ امداد جاری رہے گی۔

● نئی دہلی ۲۲ فروری:۔ بھارت میں امریکی سفیر مسٹر گالبرتھ نے کل یہاں کہا کہ بھارت کو امریکی فوجی امداد تصفیہ کشمیر سے مشروط نہیں ہے۔ لیکن امریکہ تصفیہ کشمیر سے دلچسپی ضرور رکھتا ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ کی فوجی امداد کا بھارت کی غیر جانبداری کی پالیسی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ سفیر امریکہ پروفیسر جے کے گالبرتھ نے انڈین سکول آف انٹرنیشنل سٹڈیز سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر میں امریکی دلچسپی کے بارے میں "غلط فہمیوں" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم صرف بھارت اور پاکستان میں امن اور مصالحت کے خواہاں ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ امریکہ مسئلہ کشمیر کے تصفیہ سے دلچسپی رکھتا ہے۔ لیکن ہم بھارت کو جو امداد دے رہے ہیں وہ اس تصفیہ سے مشروط نہیں ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ اگر امریکہ کے عزائم کچھ اور ہوتے تو وہ اس قدر تیزی سے بھارت کی امداد کو نہ آتا۔

● راولپنڈی ۲۲ فروری:۔ ریڈیو پاکستان راولپنڈی ۲۴ر فروری کو عید کا چاند نظر آنے کی صورت میں شام کے سوا چھ ساڑھے چھ، پونے سات اور سات بجے چاند کا اعلان کرے گا۔

● ڈھاکہ ۲۲ فروری۔ کل ایک جلسہ میں مطالبہ کیا گیا کہ مشرقی پاکستان میں ایک بنگالی یونیورسٹی قائم کی جائے اور بنگالی کالج کو وہی مراعات اور مالی امداد دی جائے جو مغربی پاکستان میں اردو کالج کو دی جا رہی ہیں۔ کل ۱۹۵۲ء کی لسانی تحریک میں شہید ہونے والوں کی یاد میں تعمیر کئے جانے والے "شہید مینار" کی نقاب کشائی کی رسم ادا کی گئی۔ یوم شہداء منانے کے لئے ایک زبردست جلوس بھی نکالا گیا۔ طلباء نے بحالی جمہوریت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے عزم کا اعادہ بھی کیا۔

● نئی دہلی ۲۲ر فروری:۔ بھارت کے وزیر تعلیم ڈاکٹر کے ایل شریمالی نے اساتذہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ملک کی موجودہ ہنگامی صورت حال کے پیش نظر اپنے مطالبات منوانے پر زور نہ دیں۔ ڈاکٹر شریمالی علی گڑھ میں آگرہ یونیورسٹی کے اساتذہ کی سالانہ کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔

● لائلپور ۲۲ فروری:۔ ریونیو بورڈ کے رکن میاں نصیر احمد نے کل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مقام پر کسانوں اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو سیم اور تھور کے مسئلہ کے حل کے بارے میں بڑی تشویش ہے اور وہ اس سلسلہ میں ایک بڑے منصوبہ پر عمل کر رہی ہے۔ میاں نصیر احمد تھور و سیم کے مسئلہ کا موقع پر جائزہ لینے کے لئے ان دنوں ضلع لائلپور کا دورہ کر رہے ہیں۔

● لاہور۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے ٹی بی ٹکٹ فروخت کرنے کی آٹھویں سالانہ مہم کے آغاز کے موقع پر قومی ٹی بی ایسوسی ایشن کے نام ایک پیغام میں ارباب ثروت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے چندہ دیں۔ صوبائی گورنر نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ ہمارے ملک میں ابھی تک کافی افراد تپ دق کا شکار ہو رہے ہیں۔ تپ دق کے ٹکٹوں کی فروخت کی مہم کے دوران اس موذی مرض کی روک تھام کے لئے چندہ جمع کرنے کے علاوہ عوام کو تپ دق کی شدت اور مسائل سے آگاہ کریں

● لاہور ۲۲ر فروری:۔ لاہور کارپوریشن کے صحت کے حکام کی رپورٹ کے مطابق نئے سال کے شروع سے اب تک لاہور شہر پلیگ۔ ہیضہ۔ چیچک۔ انفلوئنزا اور کوڑھ، دردو بخار وغیرہ چھوت چھات کی بیماریوں سے محفوظ رہا۔ کارپوریشن کی حدود میں ۲۹ افراد تپ دق اور تین ہیضہ سے مر گئے۔ صحت کے حکام نے خسرہ کے گیارہ کیس رجسٹرڈ کئے مگر مریض نہیں مرا۔

● لاہور ۲۲ر فروری:۔ ہفتہ شجر کاری جو پورے مغربی پاکستان میں منایا جا رہا تھا۔ جمعرات کو ختم ہو گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق مغربی پاکستان میں کل اڑھائی کروڑ کے قریب پودے اور قلمیں لگائی گئیں۔ صرف لاہور ریجن میں جو لاہور، سرگودھا اور راولپنڈی ڈویژنوں پر مشتمل ہے ایک کروڑ سے زائد پودے اور قلمیں لگائی گئیں معلوم ہوا ہے کہ لاہور ریجن میں ۱۲ لاکھ پودے عوام میں ان کی نجی زمینوں میں لگانے کے لئے باون لاکھ سرکاری جنگلات کے لئے اور سولہ لاکھ سڑکوں، ریلوے لائنوں اور نہروں کے کناروں کے ساتھ ساتھ لگانے کے لئے تقسیم کئے گئے۔

● لاہور ۲۲ر فروری:۔ صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے یقین دلایا ہے کہ مغربی پاکستان کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں ناچ گانے یا غیر اسلامی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

بیگم محمودہ سلیم نے کل قبل دوپہر شہریوں کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہا کہ محکمہ تعلیم نے اس سے قبل تعلیمی اداروں میں مخرب اخلاق ڈرامے اور ناچ گانے بند کرنے سے متعلق جو مراسلہ جاری کیا ہے۔ اسے واپس نہیں لیا جائے گا۔

● ڈھاکہ ۲۲ر فروری:۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان میں بھی اوقاف آرڈیننس نافذ کیا جائے گا۔ مشرقی پاکستان کے وزیر تعلیم جناب مغیث الدین احمد نے بتایا کہ وقف جائیدادوں اور دوسرے مذہبی مقامات کو حکومت عنقریب اپنی تحویل میں لے لے گی۔ اس کا مقصد ان اوقاف کی آمدنی کو مفید سماجی اور قومی کاموں پر صرف کرنا ہے۔

● گنٹوک ۲۲ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کالمپونگ میں نظر بند چینیوں کی بھارتی بیویوں نے اپنے خاوندوں کے ساتھ چین جانے سے انکار کر دیا ہے

● لندن ۲۲ر فروری:۔ ملایا اور انڈونیشیا کی کشیدگی انتہائی سنگین صورت حال اختیار کر گئی ہے۔ انڈونیشیا کے رہنماؤں کی طرف سے مسلسل جنگ کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور اس کے جواب میں ملایا کے وزیراعظم تنکو عبدالرحمن نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ان کا ملک ضرورت پڑنے پر جنگ سے گریز نہیں کرے گا برطانیہ کے چیف آف امپیریل سٹاف جنرل سر رچرڈ ہل ملایا پہنچ گئے ہیں اور سنگاپور میں برطانیہ کے فوجی اڈے کو جنگ کے خطرے کے پیش نظر مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ صدر سوئیکارنو نے مغربی بورنیو کی گوریلا فوج کے رضاکاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا ہر طرف سے دشمنوں میں گھر گیا ہے اور اس لئے اب اپنے آپ ہتھیار نکال لیجئے اور جنگ کے لئے تیار رہیئے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سباندریو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم ملایا تنکو عبدالرحمن داخلی انقلاب کے خطرہ کی بنا پر عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانا چاہتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے انڈونیشیا کے خلاف مہم شروع کر رکھی ہے۔

● راولپنڈی ۲۲ر فروری:۔ صوبائی وزیر ریلوے جناب عبدالوحید خان نے کل بیان بتایا کہ کنونشن مسلم لیگ مارچ کے آخر تک مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں سیاسی کانفرنسیں منعقد کرے گی۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۶ ر فروری ۱۹۶۳ء میں مکرم لطیف احمد صاحب ولد سید طفیل محمد صاحب کا مسل نمبر ۱۶۶۶ شائع ہوا ہے۔ جو غلط ہے انکا درست نمبر ۱۶۶۸ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری کارپرداز ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی نے اپنے مرحوم بھائی مکرم مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ایک مستحق کے نام سال بھر کے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی مصلح الدین صاحب مرحوم کے درجات بلند فرماوے (مینیجر الفضل)

ہر انسان کیلئے

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر مفت

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

پیام نور

تلی اور جگر کا بڑھ جانا

بخار ضعف جگر ضعف ہضم

دائمی قبض۔ خرابی خون۔ پھوڑا پھنسی۔ تھم چھائیں درد کمر۔ جوڑوں کا درد۔ رگی درد۔ دل کی دھڑکن کثرت پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا ہے اور قوت بخشتا ہے۔

قیمت فی بوتل چار روپیہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

لیبیا کے شہر برقہ میں قیامت خیز زلزلہ ۰ پانچ سو سے زیادہ افراد ہلاک

بن غازی (لیبیا) ۲۳ فروری :- شمالی افریقہ کے مسلمان ملک لیبیا کی تاریخ میں ۲۱ فروری کی رات کو خوفناک ترین زلزلہ آیا جبکہ بن غازی کے ساٹھ میل شرق میں ایک تفریحی پہاڑی مقام برقہ تقریباً تباہ ہو گیا اور بیس ہزار کی آبادی میں سے کم از کم پانچ سو افراد ہلاک ہو گئے۔ اندیشہ ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد ابتدائی اندازہ سے کہیں زیادہ ہو گی۔ زخمیوں اور مرنے والوں کو ملبہ سے نکالنے کا کام ابھی جاری ہے۔ زخمیوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے۔

فضائی معائنہ ٹیم کی اطلاع کے مطابق جھٹکے ابھی تک جاری تھے جس سے مزید جانی نقصان ہو رہا ہے۔ ٹیم نے بتایا ہے کہ ایک جھٹکے سے ان کے دیکھتے دیکھتے ایک عمارت زمین بوس ہو گئی اور ایک امدادی جماعت اچانک اس کی زد میں آ کر لاکھوں من ملبہ کے نیچے دب گئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ امدادی جماعت کتنے افراد پر مشتمل تھی۔ خیال ہے کہ بارہ ہزار افراد بے گھر اور اس سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ لیبیا میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ متاثرہ قصبہ کے مسلمان گرینچ ٹائم کے مطابق کل شام تقریباً ساڑھے چار بجے روزہ افطار کرنے کی فکر میں تھے کہ زلزلہ کی گڑگڑاہٹ سے دہل گئے۔ آن واحد میں زلزلہ کے خوفناک جھٹکوں سے شہر جھولنے لگا۔ مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے معمول سے زیادہ اندھیرا چھایا ہوا تھا اور اسی تاریکی میں زلزلے کے پے در پے جھٹکوں کے ساتھ ہی موسلا دھار بارش ہونے لگی جس نے آبادی کے عوام کے خوف و ہراس میں اضافہ کر دیا۔ اب تو انہیں گھروں کی آرام دہ چھتیں تحفظ کا یقین دلا سکتی تھیں اور نہ ہی گھروں سے باہر موسلا دھار بارش میں وہ اپنے آپ کو محفوظ پاتے تھے۔ رات کی تاریکی میں دھڑا دھڑ عمارتیں گرتی چلی گئیں اور تقریباً نصف شب کے بعد تک وہ ہماثی شہر زمین بوس ہو چکا تھا۔

حکومت لیبیا نے اطلاع ملتے ہی امدادی جماعتیں برقہ روانہ کر دیں اور طبی امدادی دستے بھی متاثرہ علاقہ میں بھیج دئے گئے۔ لیبیا کے دار السلطنت طرابلس سے تین سو میل کے فاصلہ پر وہیلس کے امریکی فضائی اڈہ سے پانچ امریکی مال بردار جہاز اور نو ہیلی کوپٹر سامان خورد و نوش دوائیاں اور پانچ ڈاکٹروں اور سرجنوں کو لے کر برقہ روانہ ہو گئے۔ امریکہ کی طرف سے دو ایمبولنس اور چھتیس ۳۶ بستروں کا ایک ہنگامی ہسپتال بھی زخمیوں کی امداد کے لئے بھیج دیا گیا۔ یورپ میں امریکی فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر وہیلس سے آمدہ اطلاع کے مطابق فوجی دستے ملبہ سے زخمیوں اور ہلاک شدگان کو نکالنے میں مصروف ہیں۔ اور قصبہ مکمل طور پر کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ لیبیا کا محکمہ صحت پوری قوت کے ساتھ زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے اور کسی بھی مقام پر ہیلی کوپٹروں کے ذریعے امداد پہنچانے کے لئے بھی دستے تیار کھڑے ہیں تاکہ زخمیوں کو فوری طور پر امدادی کیمپوں تک پہنچانے سے پہلے انہیں جائے وقوعہ پر ہی طبی امداد دی جا سکے۔ لیبیا کے وزیر داخلہ اور کمانڈر انچیف ذاتی طور پر تمام امدادی کام کی نگرانی کر رہے ہیں

امدادی مشن سے واپس آنے والے فضائیہ کے ایک رکن نے بن غازی پہنچنے پر بتایا کہ کل صبح لیبیا کی فوج کا ایک امدادی دستہ ایک بوسیدہ عمارت کے نزدیک سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک جھٹکہ سے عمارت دستہ کے اوپر آ رہی اور وہ دستہ ملبہ کے نیچے دب کر غائب ہو گیا۔ ابھی تک کچھ معلوم نہیں کہ دستے میں کتنے افراد تھے اور ان میں سے کوئی شخص زندہ بچنے میں کامیاب ہوا یا نہیں۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق یونان میں اروڑی کے فضائی اڈہ سے بھی نرسوں ڈاکٹروں اور دوسرے افراد پر مشتمل ایک امدادی جماعت کل صبح مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بن غازی پہنچ گئی۔

اسلامی تعلیم اور اصولوں کو اپنانے کی تلقین

ہری پور (ہزارہ) میں صدر ایوب کی تقریر

راولپنڈی ۲۳ فروری۔ صدر ایوب نے پاکستان کے مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں اسلامی تعلیمات اور اصولوں کی پیروی کریں۔ صدر نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ دانشور طبقہ مذہب سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے صدر ایوب نے کہا پاکستان کا وجود اسلامی نظریہ کا مرہون منت ہے اور اس کی بقا کا انحصار اس امر پر ہے کہ عوام اسلامی تعلیم کو اپنائیں۔ صدر ایوب کل سہ پہر ہری پور (ہزارہ) میں دار العلوم اسلامیہ رحمانیہ کے اکسٹھویں سالانہ اجتماع سے خطاب کر رہے تھے صدر نے شستہ پنجابی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پوری بنی نوع انسان کی نجات کا راز اسلامی تعلیمات پر عمل میں مضمر ہے۔ اسلامی تعلیمات دنیوی اور اخروی زندگی کے لئے مفید ہیں۔ صدر ایوب نے کہا مذہب کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ جدید دور میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے باعث انسانی زندگی کے لئے مذہبی تعلیم بھی ضروری ہے صرف سائنسی علم اور فنی شدبد سے تعلیم مکمل نہیں ہو سکتی صدر ایوب نے تعلیم یافتہ طبقہ سے اپیل کی وہ اسلامی تعلیمات سے آگہی کیلئے وقت نکالیں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کیلئے دعائیں اور صدقہ

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے حسب سابق امسال بھی آخری عشرہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور کامل شفایابی کیلئے دعا اور صدقہ کی تحریک کی علاوہ ازیں صدقہ کیا جا رہا ہے اور مستحقین کو کپڑا بھی خرید کر دیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری دعائیں قبول فرماتے ہوئے ہمارے پیارے امام کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دوست صدقہ کی رقم دینا چاہیں تو وہ اپنے حلقہ کے زعیم صاحب خدام الاحمدیہ یا ناظم صاحب خدمت خلق مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے پاس جمع کروا دیں۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پاک چین سرحدی معاہدے پر پیکنگ میں ۲۷ فروری کو دستخط ہو جائینگے

ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان ۲۴ فروری کو پیکنگ جا رہے ہیں

راولپنڈی ۲۲ فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو عوامی جمہوریہ چین کے ساتھ سرحدی معاہدے پر دستخط کرنے کے لئے ۲۴ فروری کو چین روانہ ہو جائیں گے۔ آپ ۲۶ فروری کو پیکنگ پہنچ جائیں گے اور ۲۷ یا ۲۸ فروری کو پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔ جناب بھٹو نے یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ دونوں ملکوں کے درمیان ہونے والے سرحدی معاہدے کی تفصیلات میں ابھی چند پہلو تصفیہ طلب ہیں اور وہ پیکنگ میں طے ہو جائینگے معاہدے پر دستخط کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان نقشوں کا تبادلہ ہو گا۔ جناب بھٹو نے بتایا کہ معاہدے کے بعد سرحد بندی کا کام بھی جلد از جلد شروع کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ چین میں قیام کے دوران چینی لیڈروں سے باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال کا امکان ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہو گا کہ میرے اس دورے کے موقعہ پر پیکنگ میں چین سے عدم جارحیت کے معاہدے پر بھی کوئی بات چیت ہو گی کہ نہیں اور یہ بات بھی ابھی نہیں کہی جا سکتی چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کو دورہ پاکستان کی دعوت دی جائے گی۔ مسٹر بھٹو چین کے دس روزہ دورے سے فارغ ہو کر ۶ مارچ تک ڈھاکہ واپس پہنچ جائیں گے۔ جہاں ایک طرف ۸ مارچ سے قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا ہے اور دوسری طرف ۱۲ مارچ سے کلکتہ میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاک بھارت وزارتی مذاکرات کا چوتھا دور منعقد ہونا ہے جس میں پاکستانی وفد کی قیادت جناب ذوالفقار علی بھٹو کریں گے

ظہور امام مہدی اور انگریزی حکومت

(بقیہ صفحہ ۳)

علاوہ ازیں بانی سلسلہ احمدیہ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے ملکہ وکٹوریہ کو دعوت اسلام دی اور ایسا خط لکھا جس میں عیسائی عقائد کا بطلان ظاہر کیا تھا اور اسلام کی صداقت ثابت کی گئی تھی اور آپ ہی ہیں جنہوں نے نصاریٰ کو مذہبی فتنوں اور فساد کے پھیلانے کی رو سے المسیح الدجال قرار دیا اور پھر انہی کے عہد حکومت میں کسر صلیب کی بنیاد رکھی اور ان پادریوں سے صلیبی عقائد کے بطلان اور اسلام کی صداقت پر ایسے مباحثے کئے جو ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ جسے آپ کے مخالفین تک نے تسلیم کیا ہے۔ وفات مسیح کے اعلان۔ قرآنی دلائل اور دعاؤں کے جس حربہ سے آپ نے المسیح الدجال پر کاری ضرب لگائی ہے اُس سے وہ اس طرح پگھلنا شروع ہو چکا ہے جس طرح پانی میں نمک پگھلتا چلا جاتا ہے یورپ میں ملکوں میں جگہ جگہ تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں اور خدا کے فضل سے اسلام کو دوبارہ عظمت ملتی جا رہی ہے اور صلیب ٹوٹتی چلی جا رہی ہے اسی طرح آہستہ آہستہ دیگر وہ پیشگوئیاں بھی پوری ہوتی چلی جائیں گی جن کا پورا ہونا اپنے اپنے وقت کیلئے مقدر ہے۔

درخواست دعا

(۱) بندہ کافی عرصہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض بیمار چلا آ رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار نثار احمد سرگودھا)

(۲) خاکسار کے خسر مکرم بشیر احمد صاحب گزشتہ دو ماہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

جلال الدین
شالامار ٹاؤن لاہور

عمدہ چاول کی راشن بندی نہیں کی جائیگی

لاہور ۲۳ فروری معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے محکمہ خوراک نے فیصلہ کیا ہے کہ عمدہ چاول کی راشن بندی نہ کی جائے بلکہ وہ بدستور بیرونی ممالک کو برآمد کیا جاتا ہے۔

محترم بابو محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کی تدفین

ربوہ ۲۳ فروری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم بابو محمد عزیز الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے مورخہ ۲۱ فروری کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کل مورخہ ۲۲ فروری کو نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں نماز جمعہ میں شریک ہونے والے ہزارہا احباب نے شرکت فرمائی بعد ازاں آپ کی نعش مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ حضرت بابو صاحب مرحوم کو جو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ کے ماموں تھے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵